نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ

قیمت سالیانہ مع محصول ۱؎

نمبر ۱۰ - جلد ۸

لودیانہ ۴ مارچ سنہ ۱۸۸۰ع

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

سرحد پر جو فوج انگریزی ہے اُسکے پاس اسوقت ۲۵۶ توپیں ہیں اور پچاس ہزار بندوقیں ــ پچھلے دنوں جب جنرل رابرٹس صاحب کو معہ تمام فوج کے شیرپور میں محصور کرکے محمد جان نے کابل کو خوبطرح لوٹا تھا لوگوں کے اُس نقصان کو بھر دینے کے لئے سرکار نے کابل میں ایک کمیشن مقرر کی ہے جو دریافت کرنیوالا ہے کہ تحقیقات کر رہی ہے کہ کسکا کتنا نقصان ہوا ہے - نامہ نگار انگریزی اخبار کا بیان ہے کہ لوگ اپنے نقصانوں کی قیمتیں من مانی طور سے بڑھا رہے ہیں - کہتے ہیں کہ بازکزئی کے سرداروں کا اس موقع پر ۵ لاکھ روپیہ لوٹا گیا = بھونچال جو بھونچال کہ ۹ فروری کی صبح کو کابل میں آیا تھا اُس سے بالاحصار میں گورکھا رجمنٹ کے ۹ جوان سپاہی دب مرے اور شہر میں ایک = قندھار کی مندرجہ ذیل فوجوں کو غزنی پر بڑھنے کے احکام مل گئے ۱۹ رائفل ۵ ویں پلٹن سکھان - ۲۰ ویں دیسی پلٹن پیادگان - اول پنجابی رسالہ اور گیارھواں ۱۱ خچری توپ خانہ یہہ سب فوج زیر کمان برگیڈیر جنرل بارٹر صاحب ہوگی - اس فوج کے بجائے بمبئی سے فوج بلائی گئی ہے = کمسریٹ کے لوگ فوج کابل کے ہاتھ ۱۲ آنہ کی ایک من لکڑی فروخت کرتے ہیں = کابل سے جو بیمار اور ناکارہ سپاہی اِدھر بھیجے جا رہے ہیں اُن کے واسطے بالفعل چار مقام تجویز ہوئے ہیں - ۱ بتخاک - ۲ لتابند - ۳ سیب بابا - ۴ جگدلک

گورنمنٹ گزٹ پنجاب سے معلوم ہوا کہ یکم اپریل آئندہ سے ایک خاص نمونہ کے کاغذ پر تمام عرائض عدالتوں میں لیجاوینگی اور سرکاری خط و کتابت بھی انہیں کاغذات پر ہوگی کاغذ کور ½ ۱۳ - انچہ طول میں ½ ۱۸ - انچہ عرض میں ہوگا اور فی نصف تختہ کی قیمت ایک پیسہ قرار پائی ہے یہہ کاغذ کلکتہ سے ہر ایک عدالت اور چیف کورٹ میں آویگا اور اسٹامپ فروشوں کے ذریعہ فروخت ہوگا اسٹامپ فروشوں کو اُس کاغذ کی فروخت پر ۱ر فی روپیہ کمیشن ملا کریگا جو درخواست اِس کاغذ پر نہ ہوگی وہ عدالت میں نہیں لیجاویگی حاکمان عدالت اِس امر کا کافی لحاظ رکھیں گے کہ کوئی شخص مثلاً عرضی نویس وغیرہ اِس کاغذ کی قیمت ایک پیسہ سے زیادہ نہ لینے پاوینگے اس کاغذ کی قیمت فی ریم للعہ نقد لیجاوے گی = کہتے ہیں کہ لائیسنس ٹکس بند ہو جائیگا = شملہ میں چاروں طرف برف ہی برف ہے = فصل کی سرسبزی نے فارس میں قحط کی امید و ںکو رفع کر دیا = دکھن کے سرکاری محکموں میں عورتیں ملازم رہنے لگ پڑیں = میسور میں ڈکیتی نہایت زور میں ہے = سونے کی ۴ کانیں روسی علاقہ سائبیریا میں برآمد ہوئی ہیں = تفلس سے کسپین تک ریل بنانے کے انتظام روسیوں نے بخوبی کر لئے = سر رچرڈ ٹمپل گورنر بمبی انگلستان جانیکا ارادہ رکھتے ہیں = اسٹالف میں جو لڑائی ہو رہی تھی ختم ہو گئی ہے = برگیڈیر ہیوگف تمام مقامات کو جو لین پر واقع ہیں ملاحظہ کرکے واپس آ گئے =

بقیہ دین عیسوی کی آزمایش

عدل

پھر اگرچہ وہ خدا برحق بڑا عادل ہے تو بھی نہیں چاہتا کہ کوئی گنہگار گناہوں کے دریا میں ڈوب مرے بلکہ اُس کو یہی منظور ہے کہ سب نجات کا تحفہ پاویں اسلئے خدانے ایک ایسی راہ نکالی کہ گناہ کی سزا بھی پوری ہو اور گنہگار نجات بھی پاوے جس میں خدا کا عدل و رحم قایم رہے کہ اُلوہیت میں دوسرا یعنے خداوند عیسیٰ مسیح خدا اور آدمی ہو کر خدا اور آدمیوں کے بیچ درمیانی ہوا اُسنے مجسم ہو کر اُن کے بدلے خدا کے سب حکموں کو جو اُنہوں نے نہیں مانا تھا مانا اور بانجام پہنچایا پھر آدمیوں کے گناہوں کی سزا اپنے اوپر اُٹھائی اور اُن کے گناہوں کا بار اُس پر ایسا بھاری تھا کہ اُس کا پسینا لہو کی مانند ہو کر زمین پر گرا تین دفعہ اُس نے دعا مانگی کہ اے باپ اگر ہوسکے اور عدل میں خلل نہ آوے تو یہہ رنج کا پیالہ مجھ سے دور ہو لیکن نہ ہوسکا جب مسیح مصلوب ہوا تو خدا کا عدل تمام و کمال ظاہر ہوا کیونکہ جسطرح آدمیوں نے بدن اور جان و روح سے گناہ کئے تھے اِسی طرح مسیح نے جسم و جان و روح سے رنج اُٹھایا اور ایسی تصویر جو بیان سے باہر ہے۔ غرض کہ اُسکی عدالت کا عجب مرتبہ ہے کہ باپنے اپنے عزیز بیٹے کا چھوڑنا گوارا کیا پر اپنے عدل کو ہرگز نہ چھوڑا اِس وجہ سے مسیح کے کفارے کے سبب خدا عادل ہو کر گنہگاروں کو معاف کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ یوحنا ۱ باب ۹ آیت۔ وہ اپنی صداقت اور عدل سے ہمارے گناہ معاف کرتا ہے اور اُس کے بیٹے یوحنا ۱ باب ۷ آیت عیسیٰ مسیح کا لہو ہم کو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اُسی قربانی کے وسیلے سے خدا آپ راستباز ٹھہرا اور اُنکو جو عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتے ہیں راستباز جانتا اور اُنہیں۔ رومیوں ۳ باب ۲۶ آیت۔ عادل بناتا ہے۔ اِن باتوں سے خدا ہر طرح عادل کامل ٹھہرا اور تمام انجیل اِس پر گواہی دیتی ہے کہ اُس کے سب کام عدل سے بھرے ہیں اور اُس نے گناہ کی سزا اور نجات کی راہ سے اپنا عدل ظاہر کیا بلکہ اپنے عزیز بیٹے یعنے خداوند عیسیٰ مسیح کو دے دیا لیکن اپنے عدل کو نہ چھوڑا۔ غرض کہ جیسا شرع کے دینے اور اُس کے قایم رکھنے میں ایسا ہی نجات کی تدبیر میں بھی خدا کا عدل ظاہر اور ثابت ہوا +

اگرچہ خدا کا عدل ابھی دنیا میں تمام و کمال ظاہر نہیں ہوتا اور سب لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق پورا بدلا نہیں ملتا کیونکہ اب تک سب کے مقدمے ملتوی ہیں لیکن عدل کامل اُس عادل کا قیامت کے دن ظاہر ہوگا اور اُسی دن پورا انصاف کیا جائیگا اور کیا گنہگار اور کیا راستباز کیا نبی کیا ولی جو کچھ خدا نے اُن کو سونپا ویسا ہی اُن سے محاسبہ لیا جائیگا اور ہر ایک کو اُس کے عدل کے حال اور اُس کی چال کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دیگا اور ایک کو جب کسی بات کے لئے بدلا دیگا تو دوسرے سے اُسی بات کے لئے ہرگز درگذر نہ کریگا چنانچہ متی کی انجیل ۲۵ باب اور مکاشفات کی کتاب ۲۰ باب اور انجیل کے دوسرے مقاموں میں بھی بیان ہے۔ پس دین عیسوی میں خدا کی صفت عدالت خورشید تاباں کی طرح عالم افروز ہے جسے دیکھنا یا اُس سے آنکھ موند لینا ضرور ہے۔ بھلا یہہ تو ثابت ہوا کہ انجیل کے رو سے خدا عادل ہے +

باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ کفارہ کی ضرورت

۴ وہ جو کفارہ ہے یعنے گناہوں کے بدلے لہو بہانا

میں اِس امر کی ثبوتی کے لئے سب سے قدیم بیان تاریخ جوسیفس سے جسکا مصنف یہودیوں میں معتبر مورخ ہے نکالتا ہوں۔ اور وہ بیان بعینہٖ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے بیان سے ملتا ہے۔ کیونکہ جوسیفس اُسکا حوالہ دیتا ہے +

مورخ مذکور لکھتا ہے کہ آدم کے دونوں بیٹے یعنے قاین اور ہابیل خداوند کے حضور نذر لائے۔ ہابیل نے تو خون بہایا۔ مگر قاین زمین کی پیداوار سے کچھ لیگیا۔ ہابیل تو قبول کیا گیا۔ مگر قاین رد۔ پھر جوسیفس لکھتا ہے کہ طوفان کے ختم ہونے پر نوح نے کشتی سے نکلتے ہی قربانی گذرانی ایسا ہی ایوب اور ابراہام نے کیا۔ اور حضرت موسیٰ کے وقت سے بنی اسرائیلیوں میں یہہ شرعی حکم ہوگیا چنانچہ آجتک یہودی ایسا ہی کرتے ہیں۔ کہ بے عیب برہ ذبح کرتے اور اپنے گناہوں کا کفارہ سمجھتے ہیں۔ سوائے مسیحوں کے سب فرقوں میں یہہ رسم جاری ہے۔ بُت پرست قومیں اپنے دیوتاؤں کے آگے قربانیاں گذرانتے تھے۔ اور ابتک بھی گذرانتے ہیں۔ جنگلی آدمی بھی جنکے پاس کوئی شرع نہیں اپنی عقلی شرع سے ہی اِس امر پر متفق ہیں۔ کہ گناہوں کے بدلے کفارہ ضرور ہے۔ ہندوستان میں بتوں کے آگے قربانی چڑھائی جاتی ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک مثال کافی ہوگی + تمام آفات سے بچنے اور گناہوں کے بدلے کفارہ ہوتا ہے

ہندوؤں میں یہہ رسم ایسی کامل طور پر جاری ہے اور اِس امر میں انکا ایسا پکا عقیدہ ہے کہ اگر اُسکے ادا کرنے میں کسی طرح کی فروگذاشت ہو جاوے۔ تو وہ سمجھتے ہیں کہ ثواب کے بدلے ہمپر آفات ہمارے دیوتا کی طرف سے آئینگی۔ چنانچہ کانگڑہ میں ہندوؤں کی ایک دیبی ہے۔ اور یہہ پنجاب اور ہندوستان میں مشہور معبد ہنود ہے۔ اور قدیم سے چلا آتا ہے اُسکے سامنے وہ ہمیشہ سال بسال بکرے۔ بھینسے۔ مرغ خون میں غلطاں کرکے ایک گڑھے میں جسکا نام اُنہوں نے کھپر رکھا ہوا ہے ڈالتے ہیں۔ جب وہ بھر جاتا ہے۔ تو اُسپر لعبت سنگین بٹھلا دیتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دیبی کو اُٹھا اُسکی خاص جگہہ پر نصب کرتے ہیں۔ اور کفارہ گاہ سے کفارہ کی چیزیں عام لوگوں میں بانٹ دیتے ہیں۔ اور اگر وہ کھپر کسی طرح سے خالی رہ جاوے۔ تو گمان کرتے ہیں کہ دیوتا ہمپر ضرور کچھہ نہ کچھہ آفت دُکھہ بیماری قحط کی بلا نازل کریگا۔ ایسے ہی بیماری یا آفت کے دنوں میں دستور ہے۔ کہ ایک بھینسا یا بکرہ لیکر اُسے شہر کے باہر لیجاتے ہیں۔ اور اُسپر ایک چادر ڈالدیتے ہیں۔ اور یہہ چند الفاظ کہکر کہ ہمارے شہر کی بلا اُسکے سر پر چھوڑ دیتے ہیں۔ مسلمانوں میں آجتک کفارہ کا رواج ہے۔ اور یہہ کچھہ کچھہ یہودیوں سے ملتا ہے۔ کیونکہ اصول دونوں کا ایک ہی ہے عید الضحے جو اہل اسلام میں مشہور ہے۔ قربانی کی عید کہلاتی ہے مسلمان کہتے ہیں کہ یہہ وہی قربانی ہے جسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے بیٹے اسمعیل کے بدلے دیا مگر کلام الہی میں جسکا ذکر ہے کہ اضحاق کے بدلے دیا +

قدیم زمانہ کے رومیوں یونانیوں فنیقیوں اور کارتھیجی نیس گال اور برٹنس میں یہہ رسم تھی۔ اور زمانہ حال میں افریقہ ہندوستان اور بحری جزیروں میں یہہ رسم مروج ہے چنانچہ ہومر ہیسی اوڈ پلوٹارک یونانیوں میں اور ورجل ہوریس جووی نل۔ سیزر اووڈ لیوی وغیرہ مورخ لاطینیوں میں اس رسم کے گواہ ہیں +

۶۔ قول علما کہ کفارہ سرشتی بات ہے

بجا۔ لکھا ہے کہ خدا نے آدم و حوا کو چمڑے کے کپڑے بنا دئیے سوال ہے کہ وہ چمڑہ کہاں سے آیا۔ جواب اِس سے یہہ بات خیال کیجاتی ہے کہ خدا نے آدم کو قربانی چڑھانا سکھلایا ہوگا۔ اور وہ چمڑہ اُن جانوروں کا ہوگا جو قربانی دئیے گئے۔ پھر اگر یہہ سرشتی ہے تو قائن نے کیوں نہ خون بہایا ظاہر ہے کہ ضرور خدا نے حکم دیا ہوگا کہ گناہوں کے بدلے کفارہ یعنے خون بہایا جاوے جسے ہابیل نے اعتقاد رکھا اور بجا لایا اور قبول ہوا۔ قائن نے نہ مانا اور مردود ہوا اِس سے معلوم ہوا کہ یہہ رسم خواہ الہامی ہو یا دنیاوی مگر قدیم سے ہے۔ گو مختلف رسومات سے ادا کیجاتی ہے مگر اصل مراد اُنکی ایک ہی ہے۔ اور یہہ بات ہمپر دلالت کرتی ہے کہ پہلے یہہ ایک ہی رسم تھی۔ آگے آدمیوں نے اپنی عقل اور سمجھہ کے موافق تفرقہ ڈال لیا۔ سو اسمیں کچھہ مضایقہ نہیں۔ دنیا میں یہہ قاعدہ ہے کہ ایک ہی بات کو جسپر کل عالم متفق ہو کوئی اُسکو کسی طور پر مانے کوئی کسی طور پر۔ رسم کے بعض معنوں میں کسی طرح کا فرق نہیں آتا +

۷۔ اگر خدا عادل ہے تو کفارہ ضرور ہے

فرض کرو ایک حاکم کا قطعی حکم ہے کہ جو خون کریگا پھانسی پائیگا۔ اگر اُسکا بیٹا خون کر دے۔ تو وہ حاکم (بشرطیکہ منصف و عادل ہو) بغیر پھانسی دئے نہیں چھوڑیگا۔ کیونکہ یہی عدل کا تقاضا ہے۔ ایسا ہی خدا میں دو بڑی بڑی صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اول وہ رحیم ہے۔ دوم وہ عادل ہے۔ لوگوں کا گمان ہے کہ خدا رحیم ہے ہمکو بخش دیگا۔ کیونکہ اُسکا رحم ازلی اور ابدی ہے۔ سچ ہے۔ مگر یہہ دوسری صفت جو عدل ہے کیونکر بخشنے دیگی۔ اگر خدا بخش دے۔ تو عدل نہ رہا۔ اور جو سزا ٹل گئی۔ تو رحم کی صفت پر بٹہ لگا۔ مگر خدا میں دونوں صفتیں کامل ہیں۔ شرعی حکم ہے کہ خون کے بدلے خون گنہگار کے لئے سزا ابدی ہے۔ خدا کے عدل سے چھوٹنے کے لئے کفارہ مقرر ہے۔ کہ خون کے بدلے خون۔ کیونکہ عدل بغیر سزا دئے اور بدلہ لئے نہیں چھوڑنے کا۔ اگر یہہ مانا جاوے کہ خدا کو انسان کے نیک و بد فعل سے کیا کام۔ تو اِس صورت میں خدا کی ایک اور صفت میں فرق آتا ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ +

باقی آئندہ

خط

بزرگ وار اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ والانامہ ورود ہوا۔ میں تہ دل سے شکرگذاری کے ساتھ آپ کی اِس نوازش کو قبول کرتا ہوں مدت دراز سے بندہ کا اشتیاق تھا کہ اپنے خیالات ناقص کو بھی آپکے گوہربار اخبار نورافشاں میں بنظر فایدہ خاص و عام درج کرایا کروں مگر یہہ تمنا دلی بہ سبب کثرت مشاغل اور عدم تعارف جانبین زاویہ حرمان میں بحسرت گوشہ نشین تھی اب آپ کی نوازش سے اُمید ہے کہ اُس کی مطلب براری ہوگی۔

صاحب من مینے بلحاظ اپنی قلت فرصت کے نہایت غور و تامل کیا اور اب مجھے بہتر اور بلحاظ وقت مناسب معلوم ہوا کہ سلسلہ وار مضامین ارسال خدمت کیا کروں اُمید ہے کہ کم سے کم مہینہ میں دو دفعہ۔ اب سوچ یہہ پڑی کہ اخبار ہذا کے دو اعلے مقصدوں میں سے کس کو اختیار کروں۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ آپکا اخبار گو اِس سے پیشتر اخبار کا مطالعہ کم و بیش ہی رہا پہلے مقصد کو (یعنے مسیح روحانی میزبان کی طرف سے غیر مذہب والوں کو دعوت) نہایت بالادستی

کے ساتھ انجام دے رہا ہے اور نیز دوسرے مقصد کو بھی کم نہیں۔ تو بھی مجھے مناسب معلوم ہوا کہ یہ مقصد اولیٰ دوسرا مقصد ہو اور اُس کے ضمن میں وقتاً فوقتاً دوسرا مقصد بھی اپنا ظہور پاوے ✚

الغرض میں نے ٹھانا کہ مسیحی اخلاق کی بابت خامہ فرسائی کیا کروں بشرطیکہ آپ پسند کریں ✚

مسیحی اخلاق کا عام بیان

سب پر روشن ہے کہ عمارت کا استحکام اُس کی بنیاد پر منحصر ہے بریں نمط انسانی اخلاق کی نیکوئی اور بدی اُس کے نمونہ اور پیشوا پر موقوف ہے۔ مگر اگر پوچھا جائے کہ اخلاق حسنہ کی بنیاد کیا ہے تو فی البدیہہ جواب حق شناس کے منہہ سے یہہ نکلے گا کہ حق۔ پس حق کی تلاش کرنی چاہئے۔ کہ حق کہاں ہے۔ تو جواب ملیگا کہ خداوند یسوع مسیح حق ہے دیکھو یوحنا ۱۴-۶ "حق میں ہوں" البتہ صرف سلیم عقل کا جواب یہہ ہوتا کہ حق محض ذات باری تعالےٰ ہے مگر مذکورہ جواب سرموئے بھی اِس سے تفاوت نہیں رکھتا کیونکہ کلام مقدس خود ہمارے اِس اعتراض کا دفعیہ کر دیتا ہے دیکھو کلسی ۲-۹ کیونکہ اُس میں یعنے مسیح میں اُلوہیت کا سارا کمال مجسم ہو کے رہتا ہے یعنے حق تعالیٰ کا کامل مکاشفہ اُسی میں انسانوں کو بخشا گیا ورنہ عقل سلیم کے اُس جواب سے جو فی الحقیقت راست و درست ہے بہت ہی قلیل فایدہ بنی آدم کو پہونچتا۔ کیونکہ ذات انسانی کے لئے مکاشفہ پر ضرور ہے۔ خیر یہہ تو دوسری بحث ہے یہاں اِتنا کہنا کافی ہوگا کہ مسیحی دین کی روشنی نے اُس کے بظاہر منکرین کے ذہن کو بھی ایسا منور کیا ہے کہ فیض رسان کے فیض کو اپنی عقل کی قابلیت ہی سمجھکر بیگانہ مال کو اپنا بنا کر مدعی ہوئے کہ عقل ہمارے لئے کافی ہے اور مکاشفہ کی ضرورت نہیں ہے پر اِس ضرورت کی شہادت تو اُن کی اختلاف رائے ہی ظاہر کرتی ہے ✚

پس اِس حق (یعنے مسیح کو) قبول کرنا مسیحی دین کی ماہیت ہے دیکھو متی ۱۶-۳ اور یہہ حق کلیسیا اور اُس کے شارکین پر پاک نوشتوں کے وسیلے بمدد دست غیب یعنے روح قدس کی الہام کے ظاہر کیا جاتا ہے دیکھو یوحنا ۱۶-۱۳ و ۱۴ اور ۱ تمطاؤس ۳-۱۶۔ اور ہر ایک مسیحی پر خصوصاً خادمان دین اور معلموں پر فرض ہے کہ اِس حق کو اپنی عقل سے سمجھیں متی ۱۳-۱۳ و ۱۴ اور اعمال ۸-۳۰ اور ۲ تمطاؤس ۲-۷ اور نیز لازم ہے کہ نہ صرف زبان سے بلکہ دل سے اُسکو قبول کریں رومی ۱۰-۹ افسیوں ۳-۱۷ اور اپنی رفتار و گفتار میں اِس حق کو ظاہر کریں دیکھو افسیوں ۴-۱۔ اور یہہ تینوں (یعنے عقل سے سمجھنا۔ دل سے قبول کرنا اور رفتار گفتار میں ظاہر کرنا) باہم ایک دوسرے کے مددگار اور ترقی دینے والے ہیں ✚

جاننا چاہئے کہ مذکورہ عقلی فہمید حاصل کرنے کے چند طریقے ہیں اُن میں سے صرف چار کا ذکر یہاں کرتے ہیں اوّل پاک نوشتوں کا مطالعہ کرنا۔ یہہ طریق علم تفسیر کا منبع ہے۔ جو فی الواقع ایمانداروں کی روحانی خوراک ہے اور کلیسیا کی آسودگی اِس پر موقوف ہے کیونکہ اِس سے وہ اپنے اصلی آدھار کو پہچانتی ہے یعنے مسیح کو ✚

دوئم سلف کی پشتوں میں جو ہدایت خدا نے اپنی کلیسیا کی کی اور جو واقعات اُس میں ہوئے اُنکو غور و تامل کی نظر سے دیکھنا۔ اِس سے علم تواریخ کلیسیا نکلا۔ جو کلیسیا کی ہدایت کے لئے بڑا مددگار ہے ✚

ناظرین پر روشن ہے کہ اِن مذکورہ دونوں طریق میں عقل اُن باتوں پر غور کرتی ہے جو اُسکے سامنے موجود ہیں اور اُنہیں دریافت کرنیکے لئے سعی کرتی ہے۔ سیوم حق اور صحیح دعویٰ کو (جو پاک نوشتوں میں کیا جاتا ہے) بخوبی سمجھ کر اُس سے درست نتیجہ نکالنا اِس سے علم عقاید دین نکلا کہ مسیحی معلم موجودہ باتوں کو (جنکا دعویٰ پاک نوشتوں میں اور نیز اُنہیں کے مطابق تواریخ کلیسیا میں ہے) بیان کریگا۔ چہارم درست نتیجہ نکالکر اُسے ایسی صورت میں پیش کرنا کہ جس سے یہہ حق ہمارے حال اور زمانہ پر صادق آوے۔ اِس سے علم اخلاق نکلا کہ اِس میں اُن باتوں کا بیان ہے جنکا ہونا واجب ہے ✚ باقی آیندہ

راقم دینا ناتھ لاہور

اخبارات تار برقی

لنڈن ۔ ۲۴۔ فروری ۱۸۷۹ء اخبار سٹینڈرڈ میں لکھا ہے کہ اگر بری اور بحری افواج کو لڑائی کے واسطے منتشر کرنیکی بابت مزاحمت کنندگان اپنے اصرار سے باز نہ آئے تو شاید پارلیمنٹ برخاست کیجاویگی ✚

برلن ۔ ۲۴۔ فروری ۱۸۷۹ء اخبار تھہ جرمن گزٹ میں ایک آرٹیکل اِس مضمون کا شایع ہوا ہے کہ گورنمنٹ روس فرانس کے ساتھ ملکر سرحد جرمن پر جنگی کارروائیاں کرے گی ✚

کابل براہ پیزوان ۲۳۔ فروری ۱۸۷۹ء محمد حسن خان نے جو تیمحاک میں ہے اپنے ہمراہیان کو گاری کو چلے جانے کی اجازت دیدی ہے اور صرف کسیقدر فاصلہ کے آدمی اپنے پاس رکھ لئے ہیں اور باقی لوگوں کو کہا ہے کہ جس وقت تمکو اطلاع دیجائے فوراً جمع ہو جاؤ میر آغا جان برادر امیر محمد جو جرنل سعید خان کا خسر ہے اُسنے قلعہ جان محمد میں گل شہباز خان سے ملاقات کی اور اُسے یقین دلایا کہ ہم سب گورنمنٹ انگریزی کے دوست ہیں اور پچھلے دنوں صرف ذاتی اغراض کے باعث لڑائی ہوئی تھی۔ میر سعید خان ابھی تک تالیف میں ہے مگر اپنے تمام ہمراہیان کوہستانی کو سوائے چار سو کے چلے جانے کی

اجازت دیدی ہی۔ کل رات برف کا طوفان آیا تمام دن برفباری ہوتی رہی اور تقریباً دو فٹ تک گری اسی سبب سے بیماروں کی ارسال ملتوی ہو گئی ہی +

کلکتہ ۔ ۲۴ فروری ۔ سر جان سٹراچی صاحب نے لیجسلیٹو کانسل میں ۱۸۸۰ء کا حساب پیش کیا ۔ نتایج نہایت عمدہ ہیں ۱۸۷۹ء میں وزر بقایا کی تعداد ۲۰۴۴۰۰۰ پونڈ تھی ۱۸۷۹-۸۰ء میں ۱۱۹۰۰۰ پونڈ اور تخمینہ بجٹ ۱۸۸۰-۸۱ء میں زر بقایا ۴۱۷۰۰۰ پونڈ ہی ۔ مندرجہ بالا رقومات قحط و جنگ افغانستان و ریلوے ہائے سرحدی کے کل اخراجات کو معمولی آمدنی میں سے وضع کرنیکے بعد حاصل ہوتی ہیں ۔ جنگ پر ۱۸۷۸-۷۹ء میں ۶۷۶۰۰۰ اور ۱۸۷۹-۸۰ء میں ۳۲۱۶۰۰۰ اور ۱۸۸۰-۸۱ء میں ۲۱۹۰۰۰۰ کا شمار کیا گیا ہی ۔ ریلوے اور تار کی آمدنی کو اخذ کر کے ۱۸۸۰-۸۱ء کے اختتام تک جنگ پر کل خرچ ۹۵۰۰۰۰۰ پونڈ ہوا اور ریلوے ہائے سرحدی پر سال رواں میں ۱۲۷۰۰۰۰ پونڈ اور سال آیندہ میں ۲۲۷۰۰۰۰ پونڈ کل تخمینہ ۳۵۰۰۰۰۰ پونڈ ۔ اخراجات تعمیرات بار آور کا شمار ۱۸۷۸-۷۹ء میں ۳۰۱۰۰۰۰ پونڈ ۱۸۷۹-۸۰ء میں ۳۷۰۰۰۰۰ اور ۱۸۸۰-۸۱ء میں ۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ ہی اور اسمیں ایسٹ انڈین ریلوے کانسل کے ہونیکا خرچ جو سال رواں میں ۱۵۷۵۰۰۰ پونڈ اور سال آیندہ میں ۱۶۹۰۰۰۰ پونڈ شامل نہیں بموجب حالات موجودہ کے سال آیندہ میں قرضہ بالکل نہ ہوگا الا اس حالت میں کہ جب کوئی ایسا موقع درپیش آجائے کہ جسکا اسوقت خیال نہیں ہی مگر ضرورت کے وقت قرضہ لینے کا اختیار محفوظ رہیگا ۔ ہندوستان میں ۱۸۷۹ء کا آخری بقایا ۱۹۰۰۰۰۰ پونڈ اور ۱۸۸۰ء کا ۳۴۴۰۰۰۰ پونڈ ہی ۔ آیندہ سال کے لئے معاوضہ کا تخمینہ ایک شلنگ اور آٹھ پنس رکھا گیا ہی بالفعل سرکاری عہدہ داروں اور تجارت پیشہ پر ٹیکس لگانا موقوف قرار دیا گیا ہی کیونکہ روپیہ کی موجودہ حالات کی رو سے تازہ ٹیکس کی ضرورت نہیں ہی لیسنس ٹیکس بدستور قایم رہیگا سوائے اسکے کہ پانچسو روپیہ سے کم کی آمدنی والے مستثنیٰ کیے جاوینگے جس سے ۳۴۰۰۰۰ پونڈ کی معافی ہو گی ۔ نیل اور لاکھ کی برآمدگی کے محصول موقوف کیے گئے جس سے ۵۴۰۰۰ پونڈ کا نقصان ہوا ۔ اب سوائے چاول کے اور کسی چیز پر محصول برآمدگی نہیں ہی روئی کے محصول میں فی الحال کوئی ترمیم نہیں ہوئی مگر موجودہ محاصلات کا دیر تک قایم رہنا ناممکن قرار پایا ہی ۔ آیندہ سال میں محاصلات روئی کی سابقہ معافیوں سے ۲۵۰۰۰۰ پونڈ کے نقصان کا تخمینہ کیا گیا ہی ۔ باوجودیکہ ہندوستان کے بڑے حصہ میں محصول نمک میں تخفیف کی گئی ہی ۔ تاہم نمک کی آمدنی اور استعمال میں بڑی ترقی پائی جاتی ہی ۱۸۷۹-۸۰ء میں بہ نسبت تخمینہ کے بہہ خاص افزونی وقوع میں آئی ۔ افیون ۱۹۰۰۰۰۰ پونڈ معاوضہ ۱۰۱۰۰۰۰ ۔ بچت صیغہ تعمیرات سرکاری ۶۶۱۰۰۰ محاصلات اراضی ۴۵۰۰۰۰ ۔ نمک ۲۶۲۰۰۰ سود ۲۰۹۰۰۰ ۔ آرمی کمشن یعنی کمشن فوجی نے چند ضروری تجاویز کے واسطے ترقی طاقت افواج کے تحریک کی ہی جسے ۲۵۰۰۰۰ پونڈ سالیانہ کے بچت کا تخمینہ کیا گیا ہی لیکن بجٹ میں اس امر کا لحاظ نہیں کیا گیا ۔ سر جان سٹراچی نے کہا کہ انسداد قحط کی تدابیر بالکل کامیاب ہوئیں اور ان کے اغراض پورے پورے حاصل ہوئے لیکن اس قیدے کو تعمیرات سرکاری کا خرچ ۲۵۰۰۰۰ سے زیادہ ہو ۔ گورنمنٹ ہند ابارے میں سہی نکر سکی کہ محکمہ ریل اور انہار و تعمیرات میں خرچ کی کمی کر کے ملک کو قحط سے بچاتی ۔ جنگ کے پہلے تخمینے صحیح ثابت ہوئے ہیں اور ان میں تمام مصارف شامل ہو سکتے ہیں جو اسوقت ذہن میں ہیں ۔ حال کی میزان تخمینہ اخراجات معمولی کو پچھلے بارہ سالوں کے تخمینہ سے مقابلہ کرنے سے علاوہ نقصان زرمعاوضہ کے سول پالیٹری مصارف میں نہایت کم زیادتی نظر آتی ہی اور زرمعاوضہ کے نقصان کو بھی شامل کر کے میزان تخمینہ اخراجات میں ریل اور نہر کی ترقی کی وجہہ سے کچھ زیادتی پائی نہیں جاتی +

قندھار ۔ ۲۵ فروری ۱۸۸۰ء ۔ چونکہ ابھی تک سر ڈانلڈ سٹوآرٹ صاحب کی فوج کو آگے کی طرف بڑھنے کیواسطے کوئی حکم نہیں پہونچا اسواسطے غزنی پر چڑھائی کرنے کی تاریخ کا مقرر کرنا غیر ممکن ہی ۔ بمبئی کی فوجیں جہانتک جلد ممکن ہی سرحد کو روانہ ہو رہی ہیں شاہی توپخانہ نمبر ۵-۱۱ محاصرہ کرنے والی توپوں کے ساتھ بہمراہی بمبئی گرینڈیر نمبر ۱ قطع سے قندھار کو آج صبح کے وقت روانہ ہوا اور دو ہفتہ کے عرصہ میں یہاں پہونچ جاویگا باقی دیسی فوجیں باربرداری کے ساتھ سبی سے براہ بولن آرہی ہیں جنرل فیر صاحب قطع سے روانہ ہو چکے ہیں اور ۹ دن میں یہاں پہونچ جاوینگے ۔ یکشنبہ کے دن بشپ صاحب لاہور نے گرجا گھر میں افواج کو وعظ کیا ۔ موسم پہلے کی نسبت نرم ہی +

قندھار ۔ ۲۵ فروری ۔ ابھی تک غزنی پر پیشقدمی کرنیکے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی بمبئی فوج سرحد سے حتی الامکان جلد جاری ہی جنرل فیر صاحب کوئٹہ سے روانہ ہوئے اور آٹھ نویں دن پہونچینگے ۔ اتوار کو لاہور بشپ نے بریڈ کے گرجا میں فوج کو خطبہ سنایا ۔ موسم عمدہ ہی +

کلکتہ ۔ ۲۵ فروری ۔ پیوار کوٹل میں دو فٹ برف پڑی ہی ۔ بہت سی بے اصل افواہیں محمد جان اور کوہستانیوں کی میر سید خان کے ماتحت بمقام اسٹلیف حرکت کرنیکی کابل میں پہونچی ہیں +

لوگاری رخصت کیے گئے ہیں کہ مکرر جمع ہونیکے واسطے اطلاع دیجائیگی ۔ بعض مخالفوں نے اطلاع دی ہی کہ وہ ہمارے دوست ہیں اور جنگ حال محض ذاتی کا دشمنی کی وجہہ سے ہوئی خبر ہی کہ غزنی میں محمد جان کے پاس بہت تھوڑے آدمی رہ گئے ہیں +

لنڈن - ۲۵ر فروری - دیوان عام نے اِس تحریک سے انکار کیا کہ پارلیمنٹ پانچ برس کے واسطے قایم رہے اور ہوس آف پیرس سے ممبر نہ لئے جائیں +

بمبئی ۲۵ - فروری - روسی گورنمنٹ نے مسٹر والسن نیجبر ژالسینسی نِک کو روسی کانسل بمقام بمبئی مقرر کیا اور یہہ پہلی مرتبہ ہی کہ ہندوستان میں روسی کانسل مقرر ہوا کل آیرلینڈ کے ایک امدادی فنڈ کیواسطے بمبئی سے ۵ ہزار روپیہ بھیجا گیا ہی +

کابل ۲۶ر فروری ۱۸۸۰ء اِس جگہہ اور درہ لتا بند اور اُس راستہ پر جو غزنی کیطرف جاتا ہی برف نہایت شدت سے پڑی ہی مسٹر لایل صاحب فارن سکرٹری عنقریب یہاں آنیوالے ہیں سنا جاتا ہی کہ جنرل جیمس صاحب عنقریب ہندوستان کو روانہ ہونیوالے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۲۶ر فروری - شہنشاہ روس نے ایک فرمان سرنگ لگانے کے معاملہ کی تحقیقات کے واسطے جاری کیا ہی اور جنرل ملیکاف کو وسیع اختیارات کے ساتھ ایک کمیشن کا افسر بدانتظامی کے دور کرنے کے واسطے مقرر کیا ہی +

کلکتہ - ۲۷ر فروری - از کابل - خبر ہی کہ کوہستانی مفسد لوگ ابھی تک معاملہ سرکاری تحصیل کر رہے ہیں اور پُرانے سپاہیوں کو مقامات شالف و خواجہ میں جمع کر رہے ہیں - افواہیں مشہور ہیں کہ عبدالرحمان خان ترکستان میں پہونچ گیا ہی اور دوستانہ طور پر کابل میں آنیکا ارادہ رکھتا ہی +

کہتے ہیں کہ ملکان لوگار طاہر خان کے واسطے معاملہ سرکاری تحصیل کر رہے ہیں +

اضلاع قندھار و قلعات غلزئی و زمینداور میں امن ہی +

اِس خبر کی تصدیق ہوگئی ہی کہ ہراتیوں اور کابلیوں میں بھاری لڑائی ہوئی ہی اور اس میں کابلیوں نے بھاری نقصان کے ساتھ شکست کھائی قندھار کے نواح میں موسم کی بہت حرارت ہوگئی ہی مگر قلعات غلزئی میں ابتک بہت سخت سردی ہی +

کلکتہ - ۲۷ر فروری - کابل سے خبر آئی ہی کہ کوہستانی باغی ابتک خراج جمع کر رہے ہیں اور مقامات استیلف و خوجا میں پُرانے سپاہی فراہم کر رہے ہیں - افواہ ہی کہ عبدالرحمان خان جو کابل کو دوستانہ غرض سے آتا ہی ترکستان میں پہونچ گیا ہی - کہتے ہیں کہ لوگر ملک سردار طاہر خان کے لئے خراج جمع کر رہے ہیں +

قندھار قلات غلزئی اور زمینداور کے ضلعوں میں امن و امان ہی +

کابلیوں اور ہراتیوں کے درمیان جو سخت لڑائی کی خبر ہوئی تھی اور جس میں کابلی سخت نقصان کے ساتھ شکست کھا گئے تھے اُس کی تصدیق ہوگئی ہی قندھار کے گرد نواح میں ہوا زیادہ گرم ہی لیکن قلات غلزئی کیطرف سخت جاڑا پڑتا ہی +

برلن - ۲۷ر فروری - پرنس ہوہن لوہے جرمن سفیر مقیمہ پیرس چھ ماہ کے لئے فارن سکرٹر مقرر کئے گئے ہیں +

لنڈن - ۲۸ - فروری - سر جیمس فرگسن بمبئی کے گورنر مقرر ہوئے +

برلن - ۲۰ - فروری - پرنس بسمارک کی بیماری کے سبب سے پرنس ہوہن لوہے فارن سکرٹر مقرر ہوئے +

کابل - ۲۹ - فروری - ۲۷ تاریخ کی شام کو ایک مال گدام میں جو شیر دروازے کیطرف ہی آگ لگی اِس موقع پر بالا حصار سے گورکھوں کی ایک کمپنی فوراً بھیجی گئی جنھوں نے بارگ کے کچھ حصہ کو توڑ کر اِس آگ کو بجھا دیا - یہہ آتش زدگی ہزارہ کے قلیوں نے کپتان برکن ری کی ہدایت سے بالکل بجھا دی تفتیش کرنے سے آگ کے آغاز کا کوئی کامل ثبوت نہیں ملا - اغلب ہی کہ یہہ آتش زدگی اسواسطے ہوئی کہ کچھ بھوس بارگوں کے چھپروں کیواسطے مال گودام میں جمع کیا گیا تھا +

یہہ نقصان بہت سخت نہیں ہوا صرف ۱۵۰ گز میں سے ۳۰ گز بارگ برباد ہو گئی - اسکی مرمت جلد ہو رہی ہی +

غزنی سے خبر آئی ہی جسکا یہہ بیان ہی کہ محمد جان نے پانچ سو روپئے میر بچہ کے ایک بھائی کو بھیجے ہیں - اور ایک ہزار روپیہ سردار خان پوازئی کو بھیجا ہی اور ایک ہزار روپیہ میر صاحبزادہ غلام جان کو بھیجا ہی اور مندرجہ بالا شخصونکے نام احکام جاری کئے ہیں کہ فوج کو کابل کے چڑھ جانیکے لئے تیار رکھیں جب میر بچہ مقام ششگاو سے جو درہ شیر دہن کے پانچ میل شمال پر ہی بڑھے - کہتے ہیں کہ غزنی میں ۷ رجمنٹ ہیں جنمیں سے دو رسالے ہیں اور ۱۲ توپیں چار ہزار جوان اور چار توپیں میر بچہ کے ہمراہ ہیں یہہ سپاہی قوم کراتی سلیمان خیل اور ترک غلزئی میں سے ہیں - غلام حیدر کیطرف سے محمد جان کیطرف ایک خط آیا ہی جسمیں یہہ بیان ہی کہ عبدالرحمان مقام تخت پل بلخ سے ۸ میل پر پہونچ گیا ہی اور محمد جان کو یہاں طلب کرتا ہی - ایوب خان مقیمہ ہرات اور عبدالرحمان میں خط و کتابت ہو رہی ہی - سُنتے ہیں کہ شاہ ایران نے ایوب خان سے درخواست کی ہی کہ ہرات کو ۹ کروڑ روپیہ لیکر ہمارے حوالہ کرو ایوب خان نے یہہ درخواست عبدالرحمان خان کے پاس بھیجدی ہی جسنے جواب میں ایوب خان کو تاکید کی ہی کہ اِس درخواست کو نامنظور کرے اور ہرات پر قبضہ رکھے +

مستوفی حبیب اللہ خان اب غزنی میں ہی وہ ہر صورت سے کوشش کر رہا ہی کہ کسیطرح محمد جان کو ترغیب دے کہ وہ موسیٰ خان کو اُسکے ساتھ کابل کیطرف لوٹنے کی اجازت

دے مگر کامیاب نہیں ہوا۔ بہت سے سردار و ملک محمد جان نے غزنی میں رکھے ہیں تاکہ یہہ لوگ غازیوں کو جب اُنکی ضرورت پڑے جلد فراہم کریں +

لوگر میں بڑی کوشش کیجاتی ہے کہ افغانی فوج کے پُرانے سپاہی پھر بھرتی کئے جاویں +

بمبئی۔ یکم مارچ ۱۸۸۰ ایک سٹیمر ونگورلا نامے جہاز جو سنیچر کے دن بمبئی سے کراچی کیطرف چلا تھا جسمیں بہت سے آدمی سوار تھے اور کراچی کی ڈاک بھی تھی ۱۲ بجے رات کو بمبئی سے ۸ میل پر سمندر میں ڈوب گیا۔ کل نقصان ۸ ہزار روپیہ کا ہوا جسمیں سے ۷۰ پسنجر ہیں +

قندھار یکم مارچ سنیچر کے روز تیسرے پہر ایک توپخانہ کے افسر کو ایک افغانی لڑکے نے چھاؤنی کے صدر بازار میں تین دفعہ تلوار سے زخم لگائے مگر اُسکے زخم شدید نہیں اور وہ اب اچھا ہے +

پنجاب کیولری نمبر ۲ کے ڈاکٹر سکارتھی صاحب کل شام کو جبکہ وے ریپٹ پر اکیلے سوار ہوئے پھر رہے تھے انکے ایک پاگل نے مونڈھوں پر گولی ماری۔ یہہ شخص بھاگ گیا اور ڈاکٹر سکارتھی صاحب اب اچھے ہیں +

لاہور کے بشپ صاحب آج صبح کو ہندوستان کیطرف روانہ ہوئے +

سوال

ڈیئر ایڈیٹر۔ اعمال ۲ باب کے مطالعے سے میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا ہے جسکے حل ہونے کے لئے میں آپکو بے ریا بخوبی کر ملتجی ہوں کہ آپ بیرسال کے ہر ایک پہلو کو دیکھ بھالکر بیرے پیرایہ میں جانب بسطر فرماویں کہ شعر میاں جی خیال کن بر اسلوب + کہ ہم سنج بر جا بود ہم کباب ۔ کے مصداق نجائیں یعنے انجیل سے شہرت لیکر ایسا منصفانہ بے رو و رعایت لکھیں کہ سایل کی تشفی ہو جائے ۔ اور جو اصحاب اس مشغلہ کے باعث شبہ میں تھا وہ بھی اپنے خواب غفلت سے بیدار ہو جاتے ہیں ہو جائیں ۔ وہ مشغلہ یہہ ہے کہ کیا ہم بر کلاندروں کو مسیحی مسیح خداوند کی خدمت کے عہدے یعنے انجیل جلیل

کی منادی کے کام کو بعد بچ جاتے ہیں۔ اور نیز انکا کیا باعث ہے کہ بعض بالغ عمر میں ایسا کر ہیں (درحالیکہ اُنکی خدمت بھی خداوند مسیح کی انجیل سنانا ہے) بسلسلۂ شادان درکار ہے اور دو جا میں شادی کرینگا کام ہے انسلاک ہونیکے بدل آزردہ مند ہیں کیا آپ کہہ نہیں اس کام کے مترفعین ہیں ایک سیح کا تو خلاف جال ہے یا وہ ارباب بلا لئے جو ہر ہے اس سوال کا جواب دینا پسند فرمائیں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اصحاب مذکورہ بالا کا خداوند کی خدمتگزاری کیطرف کمال آرزو و توجہ ہو تو مسیح کے آخری فرمان کی جو مرقس ۱۶ کی انجیل کے ۱۵ اور ۱۹ میں وارد ہوکر لطافت پر دال ہے یہا کہ کچھ اور فقط + سایل ایک بندہ مسیحی

خیال

من تصنیف مس عمر ... مقام رڑکی

جو عاشق ہیں عیسیٰ کے وہ اُسکا ہی گن گاتے ہیں۔
انجیل اُٹھاکر خوشی سے گاؤں گاؤں کو جاتے ہیں

بھولے ہیں جو بشر جہاں میں انکو راہ بتاتے ہیں۔
بے خبروں کو یہہ مژدہ گھر بیٹھے پہونچاتے ہیں

بے مانگے دیتے طبیعت پہ ذرا بھی بل نہیں لاتے ہیں۔
نحنی ہو مفلس فیض اس عشق میں مفت کماتے ہیں

ڈرتے ہیں رہنے سے کب اور کبھی سے گھبراتے ہیں
انجیل اُٹھاکر خوشی سے گاؤں گاؤں کو جاتے ہیں

بوتے بیج محبت دل میں شر کا تخم مٹاتے ہیں۔
شہدٔ اُلفت کی پلاکر مسیح میں مست بناتے ہیں۔

مفسد و مغرور انکو بھی پیار سے پاس بلاتے ہیں۔
شیرین سخن سے سخنور سنگ سے موم بناتے ہیں

کیا رتبہ عالی ہے وہ جو سچ حق سے پاتے ہیں
انجیل اُٹھاکر خوشی سے گاؤں گاؤں کو جاتے ہیں

دشنام یہاں اس کام کی خاطر گرچہ بہت اُٹھاتے ہیں۔
تو بھی دلیکن نہیں لاکھوں میں کبھو شرماتے ہیں

خوش رہتے ہر حال و ہر دم سب کی خوشی مناتے ہیں۔
دلگیروں کو دلاسا دے دے دھیرج دھراتے ہیں

کیا ہی مبارک ہیں وہ سب جو سے یہہ کام بجاتے ہیں
انجیل اُٹھاکر خوشی سے گاؤں گاؤں کو جاتے ہیں

رہتے ہیں نت شاد و یاد میں صنم کے جی بہلاتے ہیں۔
پل بھر کو بھی نہ ہرگز دل سے اُسے بسراتے ہیں

حمد و ثنا میں یار کی اپنے خیال و بھجن بناتے ہیں۔
گا کر مومن ہیں جن کو لطف عجیبا تھاتے ہیں

دنیا میں بس وہ ہی علیف امر و سے خدا کہلاتے ہیں
انجیل اُٹھاکر خوشی سے گاؤں گاؤں کو جاتے ہیں

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

مطبع امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریف صاحب کے اہتمام سے چھپا